سراجاً منیرا

مولانا محمد نثار الحق

الحمد لله رب العلمین والصلوۃ والسلام علی افضل الخلائق محمد وعلی اله واصحابه اجمعین۔ امابعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ یاایھاالنبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی الله باذنه و سراجاً منیراً (سورۃ الاحزاب آیت ۴۵، ۴۶)

اے نبیؐ تحقیق ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف اللہ کی ساتھ حکم اس کے اور چراغ روشن۔

شاھد کی تشریح:۔ قرآن مجید میں نبی ﷺ کو شاہد بھی فرمایا گیا ہے اور شہید بھی ارشاد ہے۔

(۱) "یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا" (مذکورہ آیت)
(۲) "انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا" (الفتح آیت)
(۳) "وفی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم" (الحج ۷۸)
(۴) (ویکون الرسول علیکم شھیدا" (۲-۱۴۳)
(۵) "وجئنا بک علی ھولاء شھیدا" (۴، ۴۱)

شاھداً کے معنی حق کی شہادت دینے والا یعنی اپنے قول و عمل سے لوگوں کو بتلانے والا، کہ حق کیا ہے یا بطور گواہ یعنی قیامت کے دن آپ گواہی دیں گے لوگوں کی اچھائی اور بروں کی برائی پر۔

سراجاً منیرا کی تحقیق:۔ منیر باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی روشنی کرنے والا کے ہیں وہ چیز جو خود نورانیت رکھنے کے علاوہ دوسری چیز کو بھی روشن کرے اس کو منیر کہا جاتا ہے نبی ﷺ میں چونکہ یہ چیز بہت زیادہ تھی اس لئے آپ

ﷺ کو اس صفت سے موصوف کیا گیا قرآن میں منیر چاند کی صفت بیان کی گئی ہیں۔
"تبرک الذی جعل فی السماء بروجا و جعل فیھا سراجا و قمرا منیرا" (الفرقان آیت ۶۱)
بہت برکت والا ہے وہ جس نے کئے بیچ آسمان کے برج اور کیا بیچ اس کے چراغ یعنی سورج اور چاند روشن۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے "وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجا" (سورۃ نوح آیت ۱۶)

یعنی آسمانوں میں اللہ نے چاند کو روشنی کرنے والا بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

پس آیت مذکورہ کے معنی یہ ہوئے اے نبیؐ بیشک ہم نے آپ کو گواہ اور مومنوں کو خوشخبری دینے والا اور کفار کو عذاب سے ڈرانے والا اور لوگوں کو اللہ کے اذن سے اس کی طرف بلانے والا اور چراغ روشنی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ قرآن مجید نے سراج منیر کا لفظ بجز نبی ﷺ کے کسی دوسرے کے حق میں استعمال نہیں کیا یہ بڑی رفیع القدر اور شاندار فضیلت ہے سراج منیر کے معنوں میں سے اول یہ ہے کہ آپ ﷺ کو قرآن دیا گیا اور اس کو اللہ نے جابجا نور سے تعبیر فرمایا۔ "وانزلنا الیکم نورامبینا" (سورۃ نساء ۱۷۴) اے لوگو ہم نے تمہاری طرف نور مبین نازل کیا "کتاب انزلنا الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور" (سورۃ ابراہیم)

ارشاد باری ہے کہ اے نبی ﷺ ہم نے کتاب کو اس لئے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا کہ آپ ﷺ اس کے ذریعہ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں۔ اسلامی تعلیم یعنی قرآن وحدیث کو بطور استعارہ کے اس لئے نور سے تعبیر کیا گیا ہے کہ اسکی حقانیت وصداقت سورج اور چاند کی طرف جہان میں افروز اور جلوہ گر ہے نیز نور کے ساتھ اس کی یہ مناسبت بھی ہے کہ اس کی ہدایت پر چلنے والا نافع اور ضرر دینے والی چیزوں میں تمیز کرتا ہے منزل مقصود تک اسی طرح پہنچ جاتا ہے جس طرح آدمی سورج اور چاند کی روشنی میں خطرناک چیزوں سے بچتا ہوا سیدھا راستہ اختیار کر لیتا ہے اسلامی تعلیم کو جو

ہدایت اور راہ راست ہے کہ اس میں امر بالمعروف پر عمل کرنا اور نہی عن المنکر سے پرہیز کرنا سورج اور چاند جیسا نور ہے ﷺ کفر اور جہالت شرک اور بدعت کو ظلمات اور اندھیرے اس لئے کہا گیا ہے کہ ان پر چلنے والا منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا بلکہ راستہ کے کسی گڑھے میں ہی گر کر اپنی جان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ چونکہ ہر نبی دین ہی کا مبلغ تھا اور نبوت جو ایک عطیہ اور وہبی چیز ہے یہ بھی دین اور شریعت ہے اور یہ بحیثیت دین ہونے کے نور ہے تو تمام نبیوں کو یہ نور معنوی عطا ہوا مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ کو وسیع دین ملا جو ہر جگہ پہنچنے والا تھا اس لئے آپ ﷺ کو سراج منیر کے وصف سے متصف کر کے یہ ظاہر کر دیا کہ آپ ﷺ کی تعلیم کی تجلیات سورج اور چاند کی روشنی کی طرح انبیاء کے ادیان پر غالب ہیں جس طرح سورج کی جلوہ گری اور نورانیت کے مقابلہ پر چاند اور ستاروں کی روشنی نظر نہیں آسکتی' اس طرح سراج منیر کی تعلیم کی تجلیات اور نورانیت کے مقابلہ میں تمام انبیاء کے دین ستاروں کی طرح ماند پڑ گئے' اسی طرح آپ ﷺ کے قول اور فعل کے مقابلہ میں جو سورج کی طرح روشن اور جلوہ گر ہے۔ کسی غیر نبی کا قول یا فعل خواہ وہ صحابی ہو' یا امام و مجتہد کام نہیں دے سکتا۔ بلکہ سراج کے مقابلہ میں کوئی چراغ جلانا اس کی نورانیت اور جلوہ گری کی توہین کرنا ہے جس طرح آسمانی سورج اور چاند کے بغیر جہان کی آبادی محال ہے اسی طرح روحانی سورج اور چاند یعنی نبی ﷺ کی تعلیم کے سوائے دنیا میں کسی مذہب والے کا گزارہ نہیں ہو سکتا اور اس کے ماننے بغیر انسان کی زندگی و معیشت تنگ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی طلوع شمس جب وہ روشن ہو جائے اپنا چراغ جلا کر گمشدہ چیز کو تلاش کرے تو دوسرا آدمی اس کو احمق اور بے وقوف ہی قرار دے گا۔

سراج منیر کا دوسرا مطلب:۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کے وجود میں معنوی نور کے علاوہ ایک مادی اور حقیقی نور بھی ہوتا ہے کبھی کبھی وہ ان کے جسم سے نکل کر نمودار اور شعلہ زن ہوتا ہے کہ حاضرین اس کو آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ پیغمبر خدا ﷺ چونکہ سراج منیر ہیں آپ ﷺ میں یہ نور بہ نسبت دوسرے انبیاءؑ کے بعد بہت زیادہ تھا ایک نور تو انبیاءؑ کی پیدائش کے وقت ان کے ساتھ ہی پیدا ہو کر ظاہر ہوتا ہے

تفسیر ابن کثیر سورہ صف آیت "اسمہ احمد" بحوالہ ابن اسحاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ﷺ ہمیں اپنی ذات سے خبر دیجئے گا۔ فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں یعنی انہوں نے میری آمد کی خوشخبری دی اور میری والدہ نے جب مجھے جنا تو ان کو ایک نور دکھائی دیا اس نور سے بصریٰ شہر کے جو شام کی زمین میں واقع ہے ان کے محل نظر آنے لگے اس حدیث کی اسناد جید ہے اور اس کے شواہد بحوالہ مسند احمد اسی جگہ مذکور ہیں حضرت ابراہیم کی دعا "ربنا وابعث فیھم رسولا منھم الایۃ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد الایہ"

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب آپکی ولادت باسعادت پر فرماتے ہیں۔

وانت لما ولدت اشرقت الارض   واضاءت بنورک الافق

اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی

اور آپ ﷺ کے نور سے آسمان کے کنارے چمک گئے۔

فنحن فی ذالک الضیاء وفی   سبیل الرشاد نخترق النور

سو ہم اس روشنی اور نور میں   ہدایت کے راستے پر چلتے ہیں

پہلی حدیث عرباض بن ساریہ سے روایت ہے جس کا مضمون اسی حدیث کے مطابق ہے اس روایت میں صرف رویا کا لفظ واقع ہوا ہے جسکے معنی عموماً خواب کے ہیں پھر اسمیں یہ بھی مذکور ہے کہ نبیوں کی ماؤں کو ان کی پیدائش کے وقت اسی طرح نور دکھائی دیتا ہے۔
دوسری حدیث ابو امامہؓ سے روایت ہے جس کا مضمون بعینہٖ اسی حدیث کے ساتھ ملتا جلتا ہے جب دوسرے نبیوں کی ماؤں کو بھی نبی ﷺ کی والدہ کی طرح نور دکھائی دیا تو یہ آپ ﷺ کا خاصہ نہ رہا لیکن بایں ہمہ آپ ﷺ کی والدہ کے لئے جو نور نمایاں اور جلوہ گر ہوا وہ بہ نسبت دوسرے انبیاء کے نور سے بہت زیادہ تھا کہ مکہ سے ان کو بصریٰ شہر کے

محلات نظر آنے لگے جو زمین شام میں واقع ہے مکہ اور اس کے درمیان سینکڑوں میلوں کا فاصلہ ہے رہی یہ تحقیق کہ آپ ﷺ کی والدہ کو جو نور نظر آیا وہ خواب میں تھا یا بیداری میں؟ سو اس کے متعلق تاریخ البدایہ ابن کثیر جلد ۲ باب صفتہ مولدہ میں بروایت ابن اسحاق ہے کہ یہ نور آپ ﷺ کی والدہ کو خواب میں دکھائی دیا لیکن یہ روایت منقطع ہے پھر اسی باب میں بروایت ابن سعد حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی والدہ آمنہ نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ کی پیدائش کا وقت قریب ہوا اور آپ ﷺ میرے بدن سے جدا ہوئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق تا مغرب اور بصریٰ شہر جو شام کی زمین میں ہے اس کے محل نظر آنے لگے اور اس شہر کے اونٹوں کی گردنیں بھی نمودار ہونے لگیں اگرچہ یہ روایت بوجہ واقدی راوی کے جس کے حق میں کلام کیا گیا ہے صحیح نہیں لیکن بوجہ متصل اور اہل سیر کے نزدیک مشہور ہونے کی بہ نسبت منقطع کے کچھ جان رکھتی ہے۔ پس نتیجہ یہ کہ آپ ﷺ کی والدہ کو دو دفعہ نور نظر آیا پہلی دفعہ خواب میں دوسری دفعہ بیداری میں۔

علاوہ ازیں انبیاء علیہ السلام کے جسم مبارک میں ایک ایسا نور مخفی ہوتا ہے جو کبھی کبھی ان کے جسم سے نکل کر ان کے چہرہ پر جلوہ گر اور شعلہ زن ہوتا ہے حاضرین اس کو آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں کمترین کی تحقیق کے بموجب یہ نبوت کا نور ان کے وجود میں نزول وحی سے پیدا ہوتا ہے جب خدا کی وحی ان پر نازل ہوتی ہے تو ان کا دل اس سے متاثر ہو کر نور سے بھر جاتا ہے اور یہ نور مخلوق ہے۔

چہرہ اقدس ترمذی اور دارمی نے حضرت جابر بن سمرہ سے متصل اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے نبی ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا ایک دفعہ تو میں نبی ﷺ کی طرف دیکھتا جو سرخ لباس زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور ایک دفعہ چاند کی طرف پس پیغمبر خدا ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ احسن اور خوبصورت تھے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

"عن جابربن سمرة قال رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظرالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمروعلیہ حلۃ حمراء فاذاھواحسن عندی من القمر" (رواہ الترمذی الدارمی)

دوسری حدیث سنن کبریٰ بیہقی جلد ۷ میں حضرت عائشہؓ عنہا سے روایت ہے اس کی اسناد میں امام بخاری کا واقع ہونا اور امام بیہقی کا اس سے فقیہانہ استدلال کرنا اور الجوھرالنقی والے کا اس پر جرح سے خاموش رہنا یہ تین امور اس حدیث کی صحت پر شاہد ہیں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ بیٹھ کر سوت کات رہی تھی اور نبی ﷺ اپنے جوتے جھاڑ کر صاف کر رہے تھے پس اسی حالت میں آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ جاری ہونے لگا اس پسینہ سے نور پیدا ہونے لگا اور میں حیران ہوگئی رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اے عائشہؓ تو حیران کیوں ہوئی میں نے عرض کیا آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ جاری ہوا اور اس پسینہ سے نور پیدا ہونے لگا۔ اگر آپ ﷺ کو ابو کبیر حذلی شاعر دیکھتا تو وہ جان لیتا کہ اس کے شعر کے جو اس نے اپنے محبوب کے حق میں کہا ہے آپ ﷺ زیادہ حقدار ہیں یعنی آپ ﷺ پر اس کا شعر پورا صادق آتا ہے۔ حضور نے فرمایا ابو کبیر کیا کہتا ہے حضرت عائشہؓ نے اس کا شعر پڑھ کر سنایا۔

فاذا نظرت الی اساریروجھہ برقت کبرق العارض ومن المتھلل

اے مخاطب جب تو اس کے چہرے کی لکیروں اور نشانیوں کی طرف نظر کرے تو وہ ایسی چمکتی ہیں جیساکہ چمکنے والے بادل سے شعلہ مارتی بجلی جلوہ گر ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ پس میری طرف نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے عائشہؓ میری طرف سے تجھے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے۔ جس طرح تونے مجھے خوش کیا میں تجھے ایسا خوش نہیں کرسکا۔ اگر ام المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ نبی ﷺ کے پسینہ سے نور پیدا ہوکر نکلتا نہ دیکھتیں تو اسکی تشبیہ بجلی کے ساتھ

جسکا پر تو اور درخشانی بادل سے نکلتے وقت نہایت تیز ہوتی ہے نہ دیتیں ایسا نور جو انبیاء کے وجود میں عموماً اور سراج منیر ﷺ کے وجود میں خصوصا بکثرت موجود تھا اور کبھی کبھی وہ چہرہ مبارک پر ظاہر ہوتا ہوا حاضرین کو دکھائی دیتا ایسا نبوت کا نور مخلوق اور حادث ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور قسم کا نور بھی بیان کیا جاتا ہے اس سے ہمیں سخت انکار ہے کہ اس کی سند میں ایک جھوٹی اور جعلی روایت کو پیش کیا جاتا ہے علامہ محمد بن طاہر حنفی نے امام ابن تیمیہؒ سے اس روایت کا موضوع ہونا ذکر کیا ہے موضوع اس روایت کو کہتے ہیں جو کسی شخص نے اپنی طرف سے جھوٹا گھڑ کر نبی ﷺ کی طرف نسبت کر دی ہو اس کے الفاظ یہ ہیں "انا من نور الله والمومنون منی" (تذکرۃ الموضوعات بات فضل الرسول) کوئی کذاب کہتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مومن مجھ سے ہیں اگر یہ سچ ہے تو نبی اکرم ﷺ کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی جو قدیم ہے پس خدا کا اور نبی ﷺ کا نور قدیم ہوا جس سے عیسائی عقیدہ کی طرح شرک لازم آیا۔ حالانکہ خدا کا نور قدیم اور غیر مخلوق ہے جس میں کسی مخلوق کی اسلامی عقیدہ کے بموجب شرکت نہیں ہو سکتی۔ تمام مخلوق کے نور مخلوق اور حادث ہیں نیز یہ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ "قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد" یعنی "الله الصمد" اللہ بے نیاز اور غیر محتاج ہے صمد اس چیز کو کہتے ہیں جس میں کھوکھلا پن نہ ہو، نہ اس سے کچھ نکل سکے اور نہ کچھ داخل ہو سکے اگر نبی اکرم ﷺ کا نور خدا سے نکلا تو اس صورت میں اس آیت کا کذب لازم آیا حالانکہ یہ محال اور صریح کفر ہے اس لئے ہمیں ایسے نور سے سخت انکار ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے جیسے ہی آپ ﷺ کا چہرہ دیکھا فوراً سمجھ گیا کہ آپ کا چہرہ مبارک ایک جھوٹے انسان کا چہرہ نہیں ہو سکتا حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ سید الکونین سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا ایسا لگتا ہے جیسے آفتاب چمک رہا ہے بنت مسعودؓ کہتی ہیں کہ اگر تم حضور کو دیکھتے تو سمجھتے کہ سورج طلوع ہو گیا ہے حضرت علیؓ کا کہنا ہے کہ دیکھنے والا پہلی نظر میں مرعوب ہو جاتا ہے۔ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ خوشی

میں حضور کا چہرہ ایسا چمکتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔ اس چمک کو دیکھ کر ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے۔

سراج منیرا کا تیسرا مطلب:۔ رسول اللہ ﷺ طبعی طور پر نہایت خوبصورت تھے پھر آپ میں نبوت کا نور داخل کیا گیا ہے۔ جس کے اثر سے آپ کے حسن وجمال میں اور زیادتی ہوگئی صحابہ کرامؓ حضرت محمد ﷺ کے حسن وجمال کو سورج اور چاند کی روشنی سے تشبیہ دیا کرتے تھے مشکوۃ کے باب اسماء النبی سے چند احادیث کو نقل کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱: ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کہتے ہیں میں نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء صحابیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور ﷺ کی مجھے کوئی صفت سنائیں وہ کہنے لگیں "**یا بنی لو رایته رایت الشمس طالعة رواه الدارمی**" اے بیٹا اگر تو آپ کو دیکھ لیتا ہے تو سورج طلوع ہونے والے کو دیکھتا۔

حدیث نمبر ۲:۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے "**مارایت شیئا احسن من رسول الله صلی الله علیه وسلم کان الشمس تجری فی وجهه**" (جامع ترمذی ابواب المناقب) میں نے کسی شے کو بھی نبی ﷺ سے خوبصورت نہیں دیکھا گویا کہ آپ ﷺ کے چہرہ میں سورج جاری ہوتا تھا تحفۃ الاحوذی میں اس حدیث کے ماتحت لکھا ہے کہ اس کو امام احمد اور ابن حبان اور ابن سعد نے بھی روایت کیا ابن حبان نے اپنی کتاب کا نام صحیح رکھا پس یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہوئی جس طرح آسمان پر سورج طلوع ہوتا ہے شعلہ زن نظر آتا ہے اسی طرح سراج منیر ﷺ کے چہرہ مبارک پر حسن وجمال کی تجلیات نمودار ہوتی تھیں حضرت براء صحابی سے ایک مرد نے سوال کیا آپ مجھے خبردیجئے گا کیا حضور ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا وہ فرمانے لگے نہیں بلکہ چاند کی طرح جلوہ گر اور نورانی تھا۔ (مسند دارمی) باب فی حسن النبی ﷺ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا یہ تین حدیثیں نبی اکرم ﷺ کی خوبصورتی پر زبردست شہادت دیتی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ان کو نصف حسن عطا کیا گیا تھا۔ (مسلم و مشکوۃ باب المعراج) شارحین حدیث نصف حسن کے یہ

معنی بتاتے ہیں کہ حسن کی مطلق جنس سے ان کو نصف ملایا اپنے ہم زمانہ کے مقابلہ پر ان کو نصف حسن عطا کیا گیا ہم نبی اکرم ﷺ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کا مقابلہ کرتے ہوئے کمی بیشی کی تمیز نہیں کر سکتے کیونکہ ایسے بلا دلیل مقابلہ میں دونوں میں سے کسی کی توہین لازم نہ آئے اور انبیاء صادقین کی ذرا بھر بھی توہین کرنا کفر ہے لیکن بایں ہمہ سراج منیر ﷺ کی خوبصورتی کو ایک خاص فضیلت حاصل ہے جس کے بیان کرنے سی ہم رک نہیں سکتے (مشکوۃ کے کتاب الرویا بروایت بخاری و مسلم حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابو قتادہ بیان کرتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھکو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان خواب میں میری صورت و مثل نہیں بن سکتا۔ یہ شاندار فضیلت خصوصیت کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی ذات ہی کو حاصل ہے کوئی نبی، فرشتہ، ہادی اسمیں آپ ﷺ کا شریک نہیں ہو سکتا۔ شیطان خواب میں پیغمبر کی شکل وصورت بنکر کسی مومن کو دھوکہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا اور دوسروں کی شکل بن جاتا ہے۔ اور آخر میں اس شعر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

لو کان حبک صادقالا طعته ان المحب لمن یحب مطیع

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)